146949 ـ کیا بیوی کے بانجھ ہونے کی بنا پر طلاق مباح ہے ؟

سوال

میرے خاوند نے مجھے اس لیے طلاق دے دی ہے کہ میں اولاد پیدا نہیں کر سکتی، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے حالانکہ اس کا خاوند کو علم بھی تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل میں طلاق مکروہ ہے، بلکہ یہ صرف ضرورت کے وقت مباح ہوتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اصل میں طلاق ممنوع ہے، بلکہ یہ بقدر ضرورت و حاجت مباح کی گئی ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (33 / 81).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طلاق کے حکم میں پانچ قسم کے احکام جاری ہوتے ہیں، یا تو طلاق واجب ہوگی یا پھر حرام، یا سنت یا مکروہ یا مباح.

سوال یہ ہے کہ: اس میں اصل کیا ہے، اصل میں طلاق مکروہ ہے، اس کی دلیل اپنی بیویوں سے ایلاء کرنے والوں یعنی جو بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھاتے ہیں ان کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ واپس پلٹ آئیں تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور اگر وہ طلاق دینے کا عزم کر لیں تو اللہ سبحانہ و تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

چنانچہ یہاں اللہ نے طلاق میں فرمایا:

اور اگر وہ طلاق کا عزم کر لیں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

اور اس میں کچھ دھمکی سی پائی جاتی ہے، لیکن ایلاء میں فرمایا:

اور اگر وہ واپس پلٹ آئیں تو اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے .

یہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کو طلاق پسند نہیں، اور اصل میں یہ مکروہ ہے، رہی یہ حدیث کہ:

" حلال اشیاء میں سے سب سے مبغوض ترین چیز طلاق ہے "

یہ حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں، حتی کہ معنی کے اعتبار سے بھی نہیں، اور اس سے ہمیں اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان مستغنی کر دیتا ہے:

اور اگر وہ طلاق کا عزم کر لیں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

شیخ الاسلام کا یہ قول کہ:

" یہ ضرورت و حاجت کی بنا پر مباح ہے " یعنی خاوند کی ضرورت کے لیے، جب اسے ضرورت ہو تو یہ اس کے لیے مباح ہو گی، مثلا وہ اپنی بیوی کو برداشت اور اس پر صبر نہ کر سکتا ہو، باوجود اس کے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اشارہ کیا ہے کہ صبر و تحمل اولی و بہتر ہے.

اللہ کا فرمان ہے:

اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کروا ور اللہ سبحانہ و تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کر دے النساء (19).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مومن مرد مومن عورت سے بغض نہیں کرتا، اگر وہ اس کے کسی خلق کو ناپسند کرتا ہے، تو اس کی دوسری چیز سے راضی ہو جائیگا "

لیکن بعض اوقات انسان اس بیوی کے ساتھ نہیں رہ سکتا اس لیے اگر اس کی ضرورت ہو تو اس کے لیے طلاق دینا مباح ہو گا، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، اور پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تم پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو الاحزاب (49).

اور اس لیے بھی کہ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں طلاق دی انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دینے سے منع نہیں کیا، اور اگر یہ حرام ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں روك دیتے، اور اگر مکروہ ہوتی تو آپ ان سے اس کی تفصیل معلوم کرتے.

پھر اہل علم کا ایك فقہی قاعدہ بھی ہے کہ: ضرورت کے وقت مکروہ زائل ہو جاتا ہے، اور یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی حکمت میں شامل ہوتا ہے، مسلمانوں کے دشمن مسلمانوں طلاق کے جواز پر طعن کیا کرتے تھے؛ کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ عورت پریشان ہو، حالانکہ حقیقت میں یہ عیب ہے.

اس لیے کہ ہمیں یقینی علم ہے کہ جب مرد عورت کو ذلت کے ساتھ رکھے اور وہ اسے نہ چاہتا ہو اور نہ ہی اس سے محبت کرتا ہو تو ایسی تنگی ہوتی ہے جو کوئی برداشت ہی نہیں کر سکتا.

لیکن جب اسے طلاق دے دے تو اللہ اسے اور دینے والا ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی ہر ایك کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا النساء (130).

چنانچہ دین اسلام جو کچھ لایا اس میں حکمت پائی جاتی ہے، اور اس میں رحمت بھی ہے، وگرنہ انسان کو ایسی بیوی کے ساتھ رہنا لازم کرنا جسے وہ پسند نہ کرتا اور محبت نہ رکھے یہ سب سے مشکل کام ہوگا.

حتی کہ شاعر متنبی کا کہنا ہے:

آزاد آدمی کے لیے دنیا کی تنگی میں یہی کافی ہے کہ وہ اسے دشمن سمجھے جس کے ساتھ دوستی کے سوا کوئی چارہ نہ ہو.

یعنی یہ دنیا کی تنگی ہے کہ تم اسے پنا دشمن سمجھو لیکن اس کے ساتھ دوستی ضروری کرو.

دوم:

قولہ: " اس کے بغیر مکروہ ہے " یعنی ضرورت کے بغیر طلاق دینا مکروہ ہے، اس لیے صحیح حالات کی حالت میں طلاق دینا مکروہ ہوگی، ہم بیان کر چکے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ طلاق کا عزم کریں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

اس میں اس طرح اشارہ اور تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں طلاق مکروہ ہے، اور یہ اثری دلیل ہے.

اور نظری دلیل یہ ہے کہ:

طلاق کے نتیجہ میں خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، اور عورت ضائع ہو جاتی اور اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے، خاص کر جب اس کی اولاد بھی ہو یا پھر وہ فقیر اور تنگ دست ہو، یا ملك میں اس کا کوئی اور نہ رہتا ہو، تو پھر اس صورت میں اسے طلاق دینا یقینی مکروہ ہو جاتا ہے.

ہو سکتا اس کے نتیجہ میں مرد خود بھی ضائع ہو جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے اسے کوئی اور بیوی نہ ملے، پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص طلاق دے دیتا ہے تو لوگ اس سے اپنی بچیوں کی شادی ہی نہیں کرتے، اس لیے بہت ساری علتوں کی بنا پر ہم یہ کہتے ہیں کہ طلاق مکروہ ہے "

شیخ رحمہ اللہ نے یہاں تك کہا کہ:

" طلاق میں پانچ احکام جاری ہونگے: یا تو ضرورت کی بنا پر مباح ہوگی، اور ضرورت نہ ہونے کی صورت میں مکروہ ہو گی، اور ضرر ہونے کی صورت میں مباح ہوگی، اور ایلاء میں واجب ہوگی، اور بدعت کی بنا پر حرام ہوگی.

ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ: جب بیوی کی عفت و عصمت میں فرق آ جائے اور اس کی اصلاح کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہوگی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 7 ـ 14).

اور اگر ضرورت کی بنا پر طلاق مباح ہے اور ضرورت نہ ہونے کی حالت میں مکروہ ہے، تو پھر بلاشك اولاد کی رغبت رکھنا یہ نکاح کے مقصد میں شامل ہوتا ہے، اور اگر بیوی بانجھ ہو اور خاوند دوسری بیوی کرنے پر قادر نہ ہو، یا عدل نہ کر سکنے کا خدشہ ہو، یا پھر دوسری بیوی ہونے کی صورت میں پہلی بیوی خاوند کے ساتھ رہنے سے انکار کرتی ہو، تو پھر اس حالت میں طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں، تو یہ ضرورت میں شمار ہوتا ہے جس میں طلاق دینا مباح ہو جاتا ہے.

اور یہ کہ خاوند کو علم تھا کہ بیوی بانجھ ہے یہ سب کچھ اوپر بیان کردہ میں مانع نہیں.

دوم:

ہم اپنی عزیز بہن سے کہیں گے کہ: جب آپ اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کی رغبت رکھتی ہیں، تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے مابین چند مصلح قسم کے افراد کو لائیں جو آپ کے حالات کی اصلاح کریں.

ہو سکتا ہے حقیقت میں بانجھ پن کے علاوہ طلاق کا سبب کچھ اور ہو، یا پھر خاوند آپ کو رکھ کر دوسری شادی کرنے پر راضی ہو جائے، اور اگر آپ اسے ناپسند کریں تو آپ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس سے بھی بہتر خاوند عطا فرمائے، اور ہو سکتا ہے آپ کو اولاد بھی عطا کر دے.

کتنے ہی خاوند اور بیوی ایسے ہیں جب وہ اس سبب کے باعث علیحدہ ہوئے تو اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر ایك کو اولاد عطا فرما دی.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی ہر ایك کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا، اور اللہ تعالی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

مزید فائدہ اور معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (2910) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سیدھی راہ کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .